Cambridge O Level

Cambridge International Examinations
Cambridge Ordinary Level

CANDIDATE NAME

CENTRE NUMBER

CANDIDATE NUMBER

5625469308

SECOND LANGUAGE URDU **3248/02**

Paper 2 Language Usage, Summary and Comprehension **October/November 2015**

1 hour 45 minutes

Candidates answer on the Question Paper.

No additional materials are required.

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

Write your answers in the spaces provided on the question paper.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, glue or correction fluid.
DO **NOT** WRITE IN ANY BARCODES.

Answer **all** questions.
Write your answers in Urdu.

The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے

اپنے تمام جوابات اِسی پرچے پر سوالوں کے نیچے لکھیے۔

صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کیجیے۔

سٹیپلز، گوند، ہائی لائٹرز، ٹپ ایکس، پیپر کلپس کا استعمال منع ہے۔

بار کوڈ پر مت لکھیے۔

ہر سوال کا جواب دیجیے۔

اپنے جوابات اردو میں تحریر کیجیے۔

اس پرچے میں دیئے گئے تمام سوالوں کے مارکس بریکٹ میں دیے گئے ہیں۔ [ ]

This document consists of **10** printed pages and **2** blank pages.

DC (ST/JF) 97829/3
© UCLES 2015

CAMBRIDGE
International Examinations

BLANK PAGE

© UCLES 2015

PART 1: Language usage

نیچے دیے گئے محاوروں سے اردو میں مکمل جملے بنائیں، اِس طرح کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

1 خون کا پیاسا ہونا۔

[1] ______________________________

____

2 اینٹ سے اینٹ بجانا۔

[1] ______________________________

____

3 آنکھوں میں دھول جھونکنا۔

[1] ______________________________

____

4 دُم دبا کر بھاگنا۔

[1] ______________________________

____

5 کانوں کا کچّا ہونا۔

[1] ______________________________

____

[Total: 5]

© UCLES 2015

Sentence transformation

نیچے دیے گئے خط کشیدہ الفاظ کی جگہ اُنکے متضاد الفاظ لکھیں تا کہ جملے کا مفہوم بدل جائے۔

مثال: حق کا ساتھ دینا بہادری کی نشانی ہے۔

باطل کا ساتھ دینا بزدلی کی نشانی ہے۔

6 تمہاری نا سمجھی کی وجہ سے سارا کام خراب ہو گیا۔

[1]

7 غلط صحبت انسان کو اچھائیوں سے دور رکھتی ہے۔

[1]

8 اُس کے اچانک آجانے سے سارا گھر خوش ہو گیا۔

[1]

9 مسلسل ناکامی انسان کا حوصلہ پست کر دیتی ہے۔

[1]

10 اتنی دوستی کے باوجود اُس نے سچ بولنے سے گریز کیا۔

[1]

[Total: 5]

Cloze Passage

خالی جگہوں کو پُر کرنے کے لیے کچھ الفاظ عبارت کے نیچے دیے گئے ہیں۔

سوال نمبر 11 سے 15 تک ہر خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیئے ان الفاظ میں سے صحیح الفاظ چُن کر نیچے دی گئی لائنوں پر لکھیے۔

اکثر لوگ نہایت معمولی بات پر بھی ___[11]___ کا سہارا لیتے ہیں۔ لباس اور زیور کی قیمت عموماً پانچ سے سات آٹھ سو روپیہ ___[12]___ بتائی جاتی ہے۔ عمر کے معاملے میں خواتین کافی ___[13]___ کا مظاہرہ کرتی ہیں اور چار پانچ سال کم بتانے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتیں۔ آجکل تو مرد حضرات بھی خواتین سے ___[14]___ نہیں۔ اپنی ہم عمر خواتین کو باجی یا آنٹی کہہ کر اپنے کو کم عمر ___[15]___ کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔

بتانے۔ ظاہر۔ دکھانے۔ سچائی۔ کنجوسی۔ پیچھے۔ دور۔ زیادہ
وسیع۔ سامنے۔ جھوٹ۔ حقیقت۔ صحیح۔ زندگی۔ حیران

11 ____________________ [1]

12 ____________________ [1]

13 ____________________ [1]

14 ____________________ [1]

15 ____________________ [1]

[Total: 5]

PART 2: Summary

مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد دیے گئے اشاروں کی مدد سے 100 الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

ہماری کائنات خوش نُما رنگوں سے معمور ہے وہ چاہے خشکی پر ہوں یا پانی میں۔ جہاں رنگ برنگی آبی مخلوق کو دیکھ کر عقل دَنگ رہ جاتی ہے وہاں جنگلات میں بسنے والے لاتعداد جانور بھی عجب منظر پیش کرتے ہیں۔ کچھ جانور اپنی حفاظت کے لیے رنگوں سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ کچھ میں رنگ بدلنے کی اہلیت ہوتی ہے جنہیں وہ دُشمن کو خبردار کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو قدرتی طور پر ایسے رنگوں کے مالک ہوتے ہیں جن کے ڈیزائن اُنھیں اُن کی اصلی جسامت سے بڑا ظاہر کرتے ہیں جیسے کہ زیبرے کی آڑی ترچھی دھاریاں اُسے بھاگتے ہوئے بڑا بنا کر پیش کرتی ہیں۔ اسی طرح کئی مچھلیاں بھی ایسے رنگوں اور ڈیزائنوں سے مُزیّن ہیں۔

بُنیادی رنگ صرف تین ہیں، نیلا، پیلا اور لال۔ باقی تمام رنگ انہی رنگوں سے حاصل کئے جاتے ہیں، مثلاً لال، پیلے اور نیلے رنگ کی ملاوٹ سے کالا رنگ بنتا ہے۔ کپڑوں کی رنگائی اور مصوّری کے لیے رنگوں کی صحیح آمیزش انتہائی ضروری عمل ہے۔ پہلے زمانے میں مصوّروں کو رنگ حاصل کرنے کے لیے بہت مشکلات درپیش تھیں۔ اس مقصد کے لیے مختلف رنگوں کے پھولوں کی پتیاں اکٹھی کی جاتی تھیں اور اُن سے رنگ حاصل کئے جاتے تھے۔ آج کے دور میں ہر طرح کے رنگ باآسانی دستیاب ہیں۔

فیشن میں بھی رنگوں کا بہت عمل دخل ہے۔ ہر سال ملبوسات کے نئے رنگ فیشن میں آتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ گھریلو آرائش میں رنگوں کا استعمال بھی فیشن کے مطابق کیا جاتا ہے۔

کھانوں میں بھی رنگوں کا استعمال عام ہے۔ ان کا زیادہ تر استعمال مشروبات میں ہوتا ہے۔ حفظانِ صحت کے اصولوں کے مطابق حکومت نے کھانے پینے کی چیزوں میں رنگوں کے استعمال کی حدود مقرّر کی ہیں۔ خلاف ورزی کرنے پر نہ صرف اشیاء تلف کر دی جاتی ہیں بلکہ سخت کاروائی بھی دیکھنے میں آتی ہے۔ رنگوں کا زیادہ استعمال کینسر کا موجب بھی بنتا ہے۔

© UCLES 2015

16 دی گئی عبارت کو پڑھ کر اِشاروں کی مدد سے تقریباً سو الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو، اپنے الفاظ میں لکھیے

(a) کائنات

(b) حفاظت

(c) آمیزش

(d) فیشن

(e) کھانے

[Total: 10]

© UCLES 2015

[Turn over

PART 3: Comprehension

Passage A

درجِ ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

صبح سویرے الارم کی گھنٹی بجنے پر ڈاکٹر عاصم نے حسبِ عادت اُٹھنے کے لیے کروٹ بدلی تو احساس ہوا کہ آج تو چھٹی کا دِن ہے۔ اس کمبخت الارم کو رات ہی بند کر دینا چاہیئے تھا۔ دو چار کروٹیں بدلیں لیکن پھر آنکھ نہیں لگی۔ بیگم سو رہی تھیں اور بچوں کے اور دو گھنٹے تک اُٹھنے کا کوئی امکان نہ تھا۔ خیال آیا کہ کیوں نہ سیر کو نکل جائیں۔ عرصۂ دراز سے بازو والے نذیر صاحب اِسی مقصد کے لیے ان کا ساتھ مانگ رہے تھے لیکن یہ ٹال جاتے، اور آج بھی تو مشکل تھا، وہ تو اب گھر لوٹ رہے ہوں گے۔ پھر سوچا چلو پودوں کو پانی ہی دیا جائے۔ مالی کی آج چھٹی ہے اور بیگم بھی خوش ہو جائیں گی۔

یہی سوچتے ہوئے سیدھا غُسل خانے کا رُخ کیا۔ نل کھولا تو پانی ندارد۔ فقط چند قطرے ٹپکے۔ دبے پاؤں بچوں کے کمرے کا رُخ کیا تو اُن کے غسل خانے کی بھی یہی صورتحال تھی۔ ایک دم احساس ہوا کہ ٹینک ٹپکنے کے ڈر سے خود ہی پانی کی سپلائی وقتی طور پر بند کی تھی اور بعد میں کھولنا بھول گئے تھے۔ "اس ٹینک کا کچھ کرنا ہی پڑے گا"۔ یہ عزم لے کر فوراً کپڑے بدل کر قریبی مارکیٹ کی طرف چل پڑے۔ دکانیں تقریباً سبھی بند تھیں۔ دو گھنٹوں کی خجل خواری کے بعد ایک مستری کا انتظام ہوا۔ بیگم جاگ چکی تھیں اور جان بھی چکی تھیں۔ بہرحال مستری نے ٹینک کا معائنہ کیا۔ دو تین منٹ تک اُس کا جائزہ لیا اور پھر کسی اوزار سے ٹینک میں نصب غبارے کے ساتھ قدرے چھیڑ چھاڑ کی اور کہا کہ اب سب ٹھیک ہے۔ حیرت ڈاکٹر صاحب کو اُس وقت ہوئی جب اُس نے اُجرت ہزار روپیہ مانگی۔ بولے "یار اتنا تو میں بھی نہیں کماتا"۔ مستری بولا "میں بھی یہی سوچتا تھا جب ڈاکٹر تھا"۔ ڈاکٹر صاحب مزید حیرتوں میں ڈوب گئے۔ اُس کے رخصت ہوتے ہی بیگم سے بولے "پانچ منٹ کے کام کے ہزار روپے! میں تو اس پیشے میں جیسے جھک مار رہا ہوں۔ یہی نہیں بچوں کو بھی اسی پیشے کی ترغیب دے رہا ہوں۔ کچھ سوچنا پڑے گا"۔

بیگم جل کر بولیں "ہوش کے ناخن لیں! وہ آپ کو جھوٹ بول کے اُلّو بنا گیا اور آپ ہیں کہ بچوں کے مستقبل کے ارادوں کو بدلنے پر تُل گئے۔ اتنا ہی متاثر ہیں تو خود پہل کریں"۔

اب نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

17 پہلے پیراگراف میں ڈاکٹر عاصم صبح کیوں بیزار ہوئے؟

[2]

18 اُٹھنے پر اُنہوں نے کون سے منصوبے بنائے؟

[2]

19 اُنہیں کونسا مسئلہ درپیش تھا اور اُس مسئلے کی کیا وجوہات تھیں؟

[3]

20 مستری کی کون سی باتیں حیران کُن تھیں؟

[2]

21 مستری کی باتوں کا ڈاکٹر عاصم پر کیا اثر تھا؟

[3]

22 بیگم کا ردِ عمل کیا تھا؟ اور اس نے کیا جواب دیا؟

[3]

[Total: 15]

© UCLES 2015

Passage B

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

پندرہویں صدی کے 'اِنکا' قبائل کی تہذیب و تمدّن کے واحد مظہر سطحِ سمندر سے 2430 میٹر کی بلندی پر واقع ماچو پیچو پہاڑ پر پائے جانے والے کھنڈرات ہیں۔ ماہرینِ آثارِ قدیمہ کے مطابق یہ کھنڈرات اُن عمارتوں کی یاد دلاتے ہیں جو قبیلے کے سردار، اُسکے اہلِ خانہ اور اعلیٰ عہدیداروں کی رہائش کے لیے تعمیر کی گئی تھیں۔ مختلف سطحوں پر بنائی گئی عمارات قبیلے کے مختلف طبقوں کے لیے مخصوص تھیں۔ اِن میں سے ایک سطح مکمل طور پر فوج اور اُسکے اعلیٰ افسران کے لیے بنائی گئی تھی۔ اِس جگہ کا علم اِنکے علاوہ اور کسی کو نہ تھا۔ سر بلند چوٹیاں اور گہری وادیاں ایک مستحکم اور ناقابلِ تسخیر فصیل کا کام دیتی تھیں۔ اِس جگہ سے وادی تک آمد و رفت کا ذریعہ ایک خطرناک اور جان لیوا خفیہ راستہ تھا۔ یہ راستہ دراصل وادی سے 570 میٹر بلند درختوں اور رسی سے بنا ہوا تند و تیز دریا کے اُوپر سے گزرتا ہوا ایک پُل تھا۔

پہاڑ کی دوسری سطحوں پر اُمراء اور نچلے طبقے کے لوگ رہائش پذیر تھے۔ ایک سطح پر سُرخ دیواروں سے بنے گھروں میں مذہبی رہنما اور قبیلے کے دانشور آباد تھے۔ یہ سارے علاقے بڑے سرسبز و شاداب تھے۔ زمین زرخیز تھی اور پانی کی فراہمی کے لیے جابجا بہنے والے قدرتی جھرنے اور آبشار تھے۔ اسی لیے ایک عام آدمی کا ذریعۂ معاش کھیتی باڑی ہوا کرتا تھا۔

'اِنکا' اپنے مذہبی رسومات، کیلنڈر اور وقت معلوم کرنے کے لیے چبوترے پر بنے ہوئے ایک خاص پتھر کا مینار استعمال کرتے تھے۔ یہ پتھر بڑا مقدس سمجھا جاتا تھا۔ اُنکا عقیدہ تھا کہ خلوصِ نیت سے اپنی پیشانی اِس پتھر پر رگڑنے سے روحانیت حاصل ہوتی ہے۔ مذہبی رہنما اور دانشور نظامِ شمسی اور ستاروں کی چال پر کافی عبور رکھتے تھے۔ یہ اپنی مذہبی رسومات 21 مارچ اور 21 ستمبر ٹھیک دوپہر بارہ بجے شروع کرتے، جب سورج اِس مینار کے بالکل اُوپر ہوتا تھا۔ ان کے خیال میں سورج کو اپنی جگہ ٹھہرائے رکھنے میں اِس مینار کا عمل دخل تھا۔

افسوس ہے کہ اپنی جنگی مہارت، اعلیٰ کاریگری اور ہنرمندی کے باوجود سو سال کے اندر اندر 'اِنکا' قبیلے کا نام و نشان اِس صفحۂ ہستی سے مٹ گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اِسپین سے آنے والے حملہ آوروں اور اُن کے ساتھ آنے والی بیماریاں خصوصاً چیچک اِنکے خاتمے کا سبب بنیں۔ 1911 میں 'ہیرم بِنگم' نے اتفاقیہ طور پر اِس جگہ کو دریافت کیا اور اب یہ جگہ دنیا کا ساتواں عجوبہ سمجھی جاتی ہے۔

اب نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

23 ماچو پیچو سمندر سے کتنی اُونچائی پر ہے اور یہاں کونسا قبیلہ آباد تھا ؟

[2]

24 یہ عمارات کس مقصد سے تعمیر کی گئیں تھیں ؟

[2]

25 خفیہ راستہ کس طرح خطرناک تھا ؟

[3]

26 وادی کی کِن خوبیوں کا تعلق ذریعۂ معاش سے تھا؟

[2]

27 'اِنکا' کس چیز کو مقدس سمجھتے تھے اور اُسے کس مقصد کے لیے استعمال کرتے تھے ؟

[3]

28 روحانیت حاصل کرنے کے لیے کیا کرنا پڑتا تھا؟

[1]

29 'اِنکا' قبیلے کے خاتمے کی کیا وجوہات تھیں؟

[2]

[Total: 15]

© UCLES 2015

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge International Examinations Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cie.org.uk after the live examination series.

Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.